﴿انما يعمر مسجد الله من امن بالله واليوم الاخر واقام الصلوة واتى الزكوة ولم يخش الا الله فعسى اولئك ان يكونوا من المهتدين٥﴾(التوبہ)

"اللہ کی مسجدوں کی رونق وآبادی تو ان کے حصے میں ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ نمازوں کے پابند ہوں اور زکوٰۃ دیتے ہوں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے ہوں۔ متوقع ہے کہ یہی لوگ یقیناً ہدایت یافتہ ہیں۔"

قارئین کرام! ویسے تو دنیا میں بہت ساری عمارتیں ہیں اور خوبصورت کوٹھیاں بن رہی ہیں اور بنتی رہیں گی' کیونکہ جدید دور میں جدید قسم کی ٹیکنالوجی کے ساتھ نئے نئے ڈیزائن میں اور خوبصورت سے خوبصورت عمارتیں تیار ہو رہی ہیں۔ لیکن ان سب سے زیادہ خوبصورت اور اعلیٰ قسم کی عمارت اپنی ظاہری اور مقام ومرتبہ کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اور صرف مساجد ہیں اور پھر ان کے بنانے والے اور ان کو آباد کرنے اور ان کی رونق وصفائی کا خیال رکھنے والے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ جس طرح اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کی آبادی ورونق ان کے حصے میں ہے' جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو لوگ اس سعادت سے دور رہتے ہیں' وہ اس مقام سے محروم ہیں۔ ان کی آبادی ورونق سے مراد ان کی تعمیر وترقی اور ان میں نمازوں کی پابندی اور ان کا ادب واحترام اور صفائی کا خیال رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مساجد کے مقام ومرتبہ کے بارے میں نبی رحمت ﷺ کا ارشاد ہے:

﴿عن ابى هريرة ؓ قال قال رسول الله ﷺ احب البلاد الى الله مساجدها وابغض البلاد الى الله اسواقها﴾(رواہ مسلم)

"حضرت ابوہریرۃ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام مکانوں میں سب سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کی مساجد ہیں اور سب سے برے مکانوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بازار ہیں۔

اس حدیث سے پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر روئے زمین میں محبوب ترین جگہ ہے تو وہ مساجد ہیں۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اس زمین پر اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں جنت میں اس کا گھر بناتا ہے۔

﴿عن عثمان بن عفان ؓ قال قال رسول الله ﷺ من بنى لله مسجدا بنى الله له بيتا فى الجنة﴾(متفق علیہ)

"حضرت عثمان غنی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کے لئے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بناتا ہے۔"

جب رسول اللہ ﷺ نے مسجدوں کی فضیلت ومقام ومرتبہ بیان فرمایا تو ابوذر غفاری ؓ نے نبی رحمت ﷺ سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ زمین پر سب سے پہلے کونسی مسجد بنائی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿عن ابى ذر ؓ قال قلت يا رسول الله ﷺ اى مسجد وضع فى الارض اولا قال المسجد الحرام قال قلت ثم اى قال المسجد الاقصى قلت كم كان بينهما قال اربعون عاما ثم الارض لك مسجد فحيث ما ادركتك الصلوة فصل﴾(متفق علیہ)

"حضرت ابوذر غفاری ؓ سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ سب سے پہلے کونسی مسجد زمین میں بنائی گئی.....؟ آپ نے فرمایا مسجد حرام۔ میں نے کہا پھر کونسی.....؟ فرمایا آپ ﷺ نے مسجد اقصیٰ۔ میں نے کہا ان دونوں کے درمیان کتنی مدت تھی.....؟ آپ نے فرمایا چالیس سال پھر ساری زمین تیرے لئے مسجد ہے۔ جہاں تجھے نماز کا وقت آئے نماز پڑھ لے۔"

محترم قارئین! اللہ کے رسول ﷺ کو یہ بھی ایک تمام انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے کہ آپ کیلئے ساری زمین کو ﴿مسجداً و طهوراً﴾ بنادیا گیا ہے۔ آپ کی امت کو جہاں بھی نماز کا وقت آجائے خواہ جنگل بیاباں اور سفر میں آئے تو وہ نماز وہاں ہی ادا کرے۔ اگر پانی نہیں مل رہا تو تیمم کر کے پڑھ لے۔ دوسرے انبیاء کی امتوں کو یہ شرف حاصل نہیں تھا۔

اور پھر اسی طرح تمام مساجد میں تین مسجدوں کی فضیلت رسول اللہ ﷺ نے بیان کی تاکہ مسلمانوں کو ان کی عظمت کا پتہ چلے اور وہ ان کی طرف اجر وثواب کی نیت سے رخت سفر باندھ کر آئیں اور ان کی زیارت اور ان میں نماز پڑھنے کے اجر وثواب کو پائیں۔

﴿عن ابى سعيد الخدرى ؓ قال قال رسول الله ﷺ لا تشد الرحال الا ثلاثة مساجد مسجد الحرام والمسجد الاقصى ومسجدى هذا﴾(متفق علیہ)

"ابو سعید الخدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا کجاوے نہ باندھے جائیں مگر تین مسجدوں کیلئے مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد۔ (بخاری ومسلم)

﴿عن ابی هريرة ؓ قال قال رسول الله ﷺ صلوة في مسجدى هذا خير من الف صلوة فيما سواه الا المسجد الحرام﴾ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرۃ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مسجدوں کی نسبت ہزار نماز زیادہ کا ثواب ہے سوائے مسجد حرام کے''

دوسری حدیث میں مسجد حرام میں نماز پڑھنا ایک لاکھ نماز سے زیادہ کا ثواب بیان فرمایا ہے۔

قارئین کرام! مسجد نبوی کی شان اور بھی نرالی ہے اور اس کے مقام ومرتبہ کا کیا کہنا۔ نبی رحمت ﷺ کا ارشاد میری اس مسجد میں ایک زمین کا ٹکڑا ہے جو جنت کا ٹکڑا ہے اور جہاں میرا منبر ہے وہ میرے حوض کوثر پر ہے۔ اللہ اکبر کتنی شان ہے مسجد نبوی کی۔

﴿عن ابی هريرة ؓ قال قال رسول الله ﷺ ما بين بيتى ومنبرى روضة من رياض الجنة ومنبرى على حوضى﴾ (متفق علیہ)

''حضرت ابو ہریرۃ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا (ٹکڑا زمین) ایک باغ ہے۔ جنت کے باغوں میں سے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔''

قارئین محترم! مساجد کی شان جو کہ اہل ایمان کیلئے بہت بڑی سعادت ہے' مساجد کے ساتھ تعلق حقیقتاً اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا ہوتا ہے' کیونکہ مساجد اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں اور ان میں اللہ تعالیٰ کا ہی ذکر وعبادت کرنا چاہئے۔ اس سے ہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا ہوتا ہے کیونکہ یہ گھر اللہ تعالیٰ کیلئے ہی خاص ہیں۔ ان میں دوسروں سے دعا و مناجات و استغاثہ و استمداد کرنا جائز نہیں ہے' بلکہ شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وان المساجد لله فلا تدعوا مع الله احدا﴾ (سورۃ الجن)

''اور یہ کہ مسجدیں صرف اللہ ہی کیلئے خاص ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔''

اس لئے جو خوش نصیب مسجدوں کے ساتھ اپنا تعلق پیدا کرتے ہیں اور ان کی دیکھ بھال اور آبادی میں کوشاں رہتے ہیں اور ان کے دل مساجد کے ساتھ معلق رہتے ہیں تو ایسے خوش نصیبوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دے گا' جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا اور شدت کی گرمی ہوگی اور سورج بھی بالکل قریب ہوگا اور ہر انسان رب نفسی رب نفسی کے عالم میں ہوگا۔

﴿عن ابی هريرة ؓ قال قال رسول الله ﷺ سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظله الا ظله امام عادل وشاب نشاء في عبادة الله عزوجل ورجل قلبه معلق بالمساجد ورجلان تحابا في الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل دعته امرأة ذات منصب وجمال فقال انى اخاف الله ورجل تصدق بصدقة فاخفاها حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه﴾ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سات (قسم کے) آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس (قیامت) دن جب کہ اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا اپنے سائے میں جگہ دے گا

☆ انصاف کرنے والا حکمران

☆ وہ نوجوان جو اللہ عزوجل کی عبادت میں پروان چڑھے۔

☆ وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ اٹکا ہوا ہو۔ (مسجد کی محبت خاص اس کے دل میں ہو ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں مسجد کیلئے بے قرار ہو۔)

☆ وہ دو آدمی جو ایک دوسرے سے صرف اللہ کیلئے محبت کرتے ہیں' اس پر وہ باہم جمع ہوتے اور اسی پر ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔

☆ وہ آدمی جسے کوئی حسین وجمیل عورت دعوت گناہ دے' لیکن وہ اس کے جواب میں کہے کہ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں۔

☆ وہ آدمی جس نے کوئی صدقہ کیا اور اسے چھپایا' حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو علم نہیں کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔

☆ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور (اس کے خوف سے) اس کی آنکھیں بہہ پڑیں۔

مساجد کے ساتھ تعلق سے کتنا بڑا انعام رب العالمین کی طرف سے ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کی تکریم کرتے ہوئے اس کو اپنے عرش کے نیچے سایہ میں جگہ دے گا۔ اس سے بھی بڑھ کر ایک اور حدیث میں رحمت دو عالم ﷺ نے بشارت جنت دی اور جنت کی مہمانی کا حکم سنایا۔

﴿عن ابی هريرة ؓ قال قال رسول الله ﷺ من غدا الى المسجد اوراح اعد الله له نزله من الجنة كلما غدا اوراح﴾

''حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دن میں صبح وشام کو مسجد میں جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے' جب بھی صبح شام کو جائے۔'' (رواہ مسلم وبخاری)

ذرا غور کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتنی شفقت اپنے ان بندوں پر کر رہا ہے اور ان کو کن کن انعامات سے نواز رہا ہے۔ جو بندے اللہ تعالیٰ کے گھروں یعنی مساجد کے ساتھ اپنے تعلق کو برقرار رکھتے ہیں اور ان کی آبادی و رونق کو زیادہ کرنے میں کوشاں رہتے ہیں اور اسی حالت میں دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پھر ایسے خوش نصیبوں کی مہمانی جنت میں تیار کرتا۔ جونہی دنیا سے یہ الوداع ہوا اور اپنے مالک حقیقی کے پاس پہنچا تو اللہ تعالیٰ جنت کے باغ و بہار اور طرح طرح کے کھانوں سے اس کی مہمانی کرتا ہے

اور قبر کو جنت کا باغیچہ بنا دیتا ہے۔ اللہ اکبر

مساجد میں جانے والے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہنے والوں کیلئے ایک اور انعام رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان عباد الرحمٰن کیلئے فرشتے بھی دعائیں کرتے ہیں' جو مساجد میں اپنے آپ کو مشغول رکھتے ہیں۔

﴿عن ابی هریرة رضی قال قال رسول الله ﷺ صلوة الرجل فی الجماعة تضعف علی صلوته فی بیته وفی سوقه خمسا وعشرون ضعفا وذالک منه اذا توضاء فاحسن الوضوء ثم خرج الی المسجد لا یخرجه الا الصلوة لم یخط خطوة الا رفعت له بها درجة وحطه عنه بها خطیئة فاذا صل لم تزل الملائکة تصلی علیه مادام فی مصلاه اللهم صلی علیه اللهم ارحمه ولا یزال احدکم فی صلوة ما انتظر الصلوة وفی روایة اذا دخل المسجد کانت الصلوة تحبسه وزاد فی دعاء الملائکة اللهم اغفرله اللهم تب علیه مالم یؤذ فیه مالم یحدث فیه﴾ (متفق علیہ)

''حضرت ابو ہریرۃ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کا جماعت سے نماز پڑھنا اپنے گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس (۲۵) گنا زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے اور یہ اس لئے ہے کہ جب آدمی وضو کرے اور اچھے طریقے سے وضو کرے پھر وہ مسجد کی طرف جائے اور مسجد کی طرف جانے سے اس کا مقصد سوائے نماز کے کوئی اور نہ ہو' تو یہ جو قدم بھی اٹھائے گا اس کے ذریعے سے اس کا ایک درجہ بلند اور ایک گناہ معاف ہوگا' پھر جب نماز پڑھ لے گا تو جب تک باوضو اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے گا' فرشتے اس کیلئے دعا کرتے رہیں گے۔ فرشتے کہتے ہیں اے اللہ! اس پر رحمت فرما۔ اے اللہ! اس پر مہربان ہو جا اور جب تک وہ نماز کا انتظار کرتا ہے وہ برابر نماز ہی میں رہتا ہے اور ایک دوسری روایت میں ہے جب مسجد میں داخل ہوتا ہے نماز اس کو روک لیتی ہے اور فرشتوں کی دعا میں یہ الفاظ زیادہ نقل کئے اے اللہ! اس کو بخش دے۔ اے اللہ! اس کی توبہ قبول کر۔ جب تک اس میں ایذاء نہ دے جب تک اس میں بے وضو نہ ہو۔ (رواہ بخاری و مسلم)

﴿عن ابی بریدة رضی عن النبی ﷺ قال بشروا المشائین فی الظلم الی المسجد بالنور التام یوم القیامة﴾

''حضرت ابو بریدہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چل کر آنے والوں کو قیامت والے دن کامل نور (روشنی ملنے) کی خوشخبری سنادو۔'' (رواہ ابوداؤد والترمذی)

یہ ہے وہ مقام و مرتبہ ان خوش نصیبوں کا جو اہل ایمان ہیں' جو مساجد کی آبادی اور ان کی دیکھ بھال کیلئے ہمیشہ اور ہمہ وقت تیار رہتے ہیں اور مسجدوں کی ہر چیز اور ضروری مصرف میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور اپنی نمازوں کو باجماعت ادا کرنے کا اہتمام کرتے ہیں اور خاص کر عشاء و فجر کی نمازوں میں حاضر ہوتے ہیں۔ ایسے نمازیوں کو جو کہ اندھیروں اور کٹھن گذار راستوں کی پرواہ کئے بغیر مسجدوں میں جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامل نور ملے گا' جس سے وہ پل صراط وغیرہ کا نہایت کٹھن اور دشوار گذار مرحلہ آسانی سے طے کرلیں گے۔

یہ ہیں وہ اہل ایمان جو زیادہ سے زیادہ وقت مسجدوں کے معاملات میں گذارنے کو سعادت سمجھتے ہیں' لیکن جو لوگ مساجد کے ساتھ بے رخی کا مظاہرہ کرتے ہیں' بلکہ آج تو حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ مسجدوں میں جانے کو حقیر نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے' ان کیلئے بہت بڑی محرومی ہے اور خسارہ ہے۔

مساجد کے آداب

مساجد کی تعمیر و ترقی اور ان کی صفائی اور دیگر امور ضروری کا اہتمام کرنا اور مسجد میں وہ کام جن سے رسول معظم ﷺ نے منع کیا ہے ان سے اجتناب کرنا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا ہے

﴿ما آتاکم الرسول فخذوه ومانهاکم عنه فانتهوا واتقوا الله ان الله شدید العقاب﴾ (الحشر)

''اور تمہیں جو کچھ رسول ﷺ دے لے لو اور جس سے روکے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔''

نبی رحمت ﷺ کی امت کی کامیابی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے' اگر ہم نے اپنی مرضی کو تعلیم محمدی ﷺ میں داخل کیا تو پھر سوائے بربادی کے اور کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ جو آج کل ہم حالات دیکھ رہے ہیں' کہ امت اس بربادی کے کنارے پر پہنچ چکی' اس کی وجہ صرف قرآن و سنت سے بے رخی کا نتیجہ ہے۔ ہم نے قرآن و سنت سے دوری اختیار کی' اللہ تعالیٰ نے ہم کو اپنے سے دور کر دیا' جس کا نتیجہ ہم دیکھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہم کو رشد و ہدایت اور اپنے پیارے نبی ﷺ کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

آداب مساجد

مساجد کی صفائی اور ان میں خوشبو کا اہتمام کرنا:

﴿عن عائشه رضی الله عنها قالت امر رسول الله ببناء المساجد فی الدور وان ینظف ویطیب﴾ (رواہ ابی داؤد و ابن ماجه)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے محلوں میں مسجدیں بنانے کا اور ان کی صفائی کی جائے اور ان میں خوشبو کا اہتمام کیا جائے' یعنی خوشبو لگائی جائے۔''

﴿عن ابی ذر رضی قال قال رسول الله ﷺ عرضت علی اعمال امتی حسنها وسیئها فوجدت فی محاسن اعمالها الا ذی یماط عن الطریق ووجدت فی مساوی اعمالها النخامة تکون فی المسجد لا تدفن﴾ (رواہ مسلم)

''حضرت ابوذر غفاری رضی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ پر میری امت کے اعمال پیش کئے گئے اس کے نیک اور برے۔ میں نے اس کے نیک عملوں میں

پایا ہے۔ تکلیف دینے والی چیز جو کہ اس نے راستہ سے دور کی' میں نے اس کے برے اعمال میں پایا۔ مسجد میں تھوکنے کو اور اس کو دفن نہ کیا ہو۔'' (رواہ مسلم)

قارئین کرام! رسول اللہ ﷺ نے ہم کو مسجد کی صفائی اور ان کو خوشبو سے معطر کرنے کا حکم دیا ہے اور ان اعمال تذکرہ کیا ہے' جن کا کرنا ضروری ہے اور وہ کام جن سے اجتناب کرنا ضروری ہے' اسلام نے طہارت اور نظافت کی تاکید اور گندگی ونجاست سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ اس لئے نبی رحمت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے اعمال مجھ پر پیش کئے گئے' جن میں ان کے اعمال صالحہ حسنہ اور اعمال سیئہ (برے) تھے اور ان کی وضاحت حدیث میں فرما دی۔ یہاں تک مسجد میں تھوکنے کو ایک برا عمل قرار دیا' کیونکہ اس سے مسجد کا تقدس ووقار اور احترام مجروح ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ نبی رحمت ﷺ نے مسجد میں بدبودار کپڑے پہن کر آنے سے بھی منع کر دیا' اس لئے قرآن مجید میں بھی اس کی تاکید فرمائی:

﴿یبنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد﴾ (اعراف)

''اے اولاد آدم تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس اچھا پہن لیا کرو۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جب بھی مسجد میں آؤ خاص کر جمعہ کے دن کپڑے دھلے اور صاف ستھرے اور خوشبو لگا کر مسجد میں آیا کرو تاکہ تمہارے کپڑوں سے نکلنے والی بدبو دوسرے مسلمانوں کو تکلیف میں نہ ڈالے' مسجد کی صفائی کرنے والے کا مقام ومرتبہ کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ نبی رحمت ﷺ کی مسجد شریف کی صفائی ایک کالے رنگ کی بڑھیا کرتی تھی' وہ فوت ہوگئی' لیکن رسول کریم ﷺ کو خبر نہ ہوئی۔ جب آپ ﷺ نے کئی دن اس بڑھیا کو نہ دیکھا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے پوچھا کہ وہ بڑھیا کہاں ہے' نظر نہیں آ رہی تو صحابہ کرام نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ تو فوت ہوگئی ہے۔ آپ اس دن سوئے ہوئے تھے۔ ہم نے آپ کو بیدار کرنا مناسب نہیں سمجھا تو ہم نے اس کا جنازہ پڑھا کر دفن کر دیا ہے۔ جس پر رسول اللہ ﷺ کو بہت صدمہ ہوا اور صحابہ کو کہا کہ تم اس کو ایک معمولی بڑھیا عورت جانا' چلو مجھے اس کی قبر دکھاؤ۔ تو پھر صحابہ کرام نے جنت البقیع میں جا کر اس کی قبر کی نشاندہی کی تو آپ ﷺ نے پھر دوبارہ نماز جنازہ پڑھائی۔ کتنی شان ہے مسجد کی صفائی کرنے اور مساجد کی دیکھ بھال کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ مسجدوں کی صفائی کرنے کی توفیق دے۔

مسجدوں میں لہسن پیاز اور مولی وغیرہ کھا کر آنے سے منع کیا اور وعید فرمائی

﴿عن جابر ﷺ قال قال رسول اللہ ﷺ من اکل من ہذہ الشجرۃ المنتنۃ فلا یقربن مسجدنا فان الملائکۃ تتاذی مما یتاذی منہ الانس﴾ (متفق علیہ)

''حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس بدبودار درخت (لہسن) سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے' کیونکہ فرشتے اس کی بدبو سے تکلیف پاتے ہیں' جس طرح اس سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔'' (رواہ بخاری ومسلم)

﴿عن جابر ﷺ قال النبی ﷺ من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا او یعتزل مسجدنا (متفق علیہ وفی روایۃ المسلم) من اکل البصل والثوم والکراث فلا یقربن مسجدنا فان الملائکۃ تتاذی مما یتاذی منہ بنو ادم﴾

''حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص لہسن اور پیاز کھائے وہ ہم سے علیحدہ رہے۔ یا فرمایا ہماری مسجد سے علیحدہ رہے اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے جو شخص پیاس اور لہسن اور مولی وغیرہ (بدبودار سبزی) کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے' اس لئے کہ فرشتے بھی ان چیزوں سے تکلیف محسوس کرتے ہیں' جن سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ نبی مکرم ﷺ نے ہماری زندگی کے ہر گوشہ کو سامنے رکھ کر کس طرح بہترین تعلیم و تربیت کی ہے' تاکہ ہر ایک انسان کا خیال رکھا جائے' جس سے دوسرے انسانوں کو تکلیف نہ ہو' حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے گھروں (مساجد) میں یہاں پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ ان کی تکلیف کو بھی ملحوظ خاطر رکھا' تاکہ ان کو بھی انسانوں کی بدبو کی وجہ سے تکلیف نہ ہو' پتہ چلا کہ لہسن وپیاز اور بدبودار سبزی کچی کھا کر مسجد میں جانا ممنوع ہے' اور مسجد کے آداب واحترام کے منافی ہے' اس لئے عبادت یا ایسے اجتماع میں ایسی چیزیں کھا پی کر نہیں جانا چاہئے جس سے دوسرے لوگوں کو اس کی بدبو پہنچے اور اس سے تکلیف محسوس کریں۔''

لمحہ فکریہ: ایسے لوگوں کیلئے لمحہ فکریہ ہے' جو لہسن پیاز اور سگریٹ' حقہ' بیڑا وغیرہ کھا پی کر مسجدوں میں جاتے ہیں اور دوسرے مسلمان بھائیوں کا خیال نہیں رکھتے' وہ کس قدر نبی رحمت ﷺ کی تعلیمات سے دور ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے فرمانوں کی مخالفت کرتے نظر آتے ہیں اور آج کل ان چیزوں پر بالکل توجہ ہی نہیں دی جاتی' بلکہ حالت یہ ہو چکی ہے' کہ حقہ' سگریٹ' بیڑا پینے والوں کے کپڑوں سے اس قدر بدبو آتی ہے' جس سے نماز میں یا ویسے بھی اس کے پاس کھڑے ہونے سے انسان بیزار ہوتا اور کراہت محسوس کرتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجدوں کو ہر قسم کی نجاستوں اور بدبودار چیزوں سے بچا کر رکھنا چاہئے۔ آج کل ہماری حالت یہ ہو چکی ہے کہ مسجدوں میں خوشبو کا اہتمام کم لیکن مزاروں کو عرق گلاب سے غسل دیا جاتا ہے اور وہاں سے خوشبو کی مہک دور دور تک پھیلی ہوتی ہے' جس کا تعلیم نبوی علیہ السلام میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔

مساجد میں اونچی آواز سے باتیں کرنا' گمشدہ چیزوں کا اعلان کرنا اور مسجدوں میں خرید وفروخت کا کاروبار کرنا' مساجد کے آداب واحترام کے خلاف ہے۔ ایسے لوگوں کیلئے رسول اللہ ﷺ کی وعید وبددعا اور ان کو روکنے کا حکم فرمایا:

﴿عن ابی ہریرۃ ﷺ انہ سمع رسول اللہ

ﷺ يقول من سمع رجلا ينشد ضالة في المسجد فليقل لا ردها الله عليك فان المساجد لم تبن لهذا﴾

''حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی آدمی کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو اسے چاہئے کہ کہے اللہ تعالیٰ تجھ پر یہ تیری چیز نہ لوٹائے' اس لئے کہ مسجدیں اس کام کیلئے نہیں بنائی گئی ہیں۔'' (رواہ مسلم)

﴿عن ابی هريرة ؓ ان رسول الله ﷺ قال اذا رأيتم من يبيع او يبتاع في المسجد فقولوا لا اربح الله تجارتك واذا رأيتم من ينشد ضالة فقولوا لا ردها الله عليك﴾ (رواہ الترمذی)

''حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی شخص کو مسجد میں فروخت کرتا یا خریدتا ہوا دیکھو تو کہو اللہ تیری تجارت کو نفع بخش نہ کرے اور جب تم کسی کو کسی گمشدہ چیز کا اعلان کرتے دیکھو تو کہو اللہ تعالیٰ تجھ پر یہ چیز نہ لوٹائے۔''

﴿عن السائب بن يزيد ؓ قال كنت في المسجد فحصبني رجل فنظرت فاذا عمر بن الخطاب ؓ فقال اذهب فأتني بهذين فجئته بهما فقال من اين انتما فقالا من اهل الطائف فقال لو كنتما من اهل البلد لا وجعتكما ترفعان اصواتكما في مسجد رسول الله ﷺ﴾ (رواہ البخاری)

''حضرت سائب بن یزید ؓ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی نے مجھے کنکری ماری' میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب ؓ تھے۔ آپ نے فرمایا جاؤ ان دو آدمیوں کو میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ میں ان دونوں کو آپ کے پاس لے کر آیا' تو آپ نے ان سے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو تو انہوں نے کہا کہ طائف کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے کہا کہ اگر تم اس شہر مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تم کو ضرور سزا دیتا' تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آواز اونچی کر رہے ہو۔''

محترم قارئین! ان احادیث سے مساجد کے آداب کا بخوبی پتہ چلتا ہے کہ مساجد اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں' ان میں صرف اس کی عبادت و ذکر کرنا چاہئے۔ دنیاوی معاملات اور دنیاوی باتیں کرنا جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد جس طرح پہلے سطور میں لکھا جا چکا ہے۔ سورۃ جن میں ہے:

﴿وان المساجد لله فلا تدعوا مع الله احدا﴾

''مسجدیں اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں' یہ صرف اس کی عبادت اور ذکر کیلئے بنائی جاتی ہیں۔ یہ اصل دین اسلام کے مراکز ہیں۔ یہاں سے انسانوں کی تعلیم و تربیت اور دینی امور اور قانون الٰہیہ کا نفاذ ہونا چاہئے' نہ کہ ایسے دنیاوی امور کا کرنا ٹھیک نہیں۔ جن سے مساجد کا تقدس برباد ہو۔ ان میں اونچی آواز سے باتیں کرنا جائز نہیں اور پھر ان کو ایک دوکان کی طرح بنا کر خرید و فروخت یا گم شدہ چیزوں کا اعلان کرنے کرانے شروع کر دیئے جائیں۔ جس طرح آج کل مساجد میں ہوتا ہے' بلکہ اعلان کرنے پر روپے لئے جاتے ہیں اور یہ ایک اچھا کام سمجھا جاتا ہے۔ اس کو مسجد کے ساتھ تعاون کہا جاتا ہے' جو کہ سنت نبوی ﷺ کے بالکل خلاف ہے۔ جس سے آج مساجد کا تقدس و احترام ختم ہوتا نظر آتا ہے۔ حضرت عمر ؓ نے اس لئے ہی ان دو آدمیوں کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا تھا اگر تم مدینہ کے ہوتے تو تم کو ضرور سزا دیتا۔ تم مسجد نبوی الشریف میں اونچی آواز سے باتیں کر رہے ہو' جو کہ مسجد کے آداب کے خلاف ہیں۔

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا اور طریقہ

آپ ﷺ جب بھی مسجد میں جاتے اور داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر و دعا کے ساتھ داخل ہوتے اور جب مسجد سے نکلتے تب بھی ذکر و دعا کے ساتھ نکلتے خواہ مسجد الحرام یعنی بیت اللہ شریف یا مسجد نبوی شریف یا عام مساجد ہو یا چھوٹی بڑی مساجد سب کی شان یہ ہی ہے اور پھر مسجدیں خیر و برکت اور رحمت خداوندی کا ایک عظیم شاہکار ہیں۔ اسلئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دائیں پاؤں کو اندر رکھو اور یہ دعا پڑھو:

﴿عن ابي سعيد الخدري ؓ قال قال رسول الله ﷺ اذا دخل احدكم المسجد فليقل اللهم افتح لي ابواب رحمتك واذا خرج فليقل اللهم اني اسئلك من فضلك﴾ (رواہ مسلم)

''ابو سعید الخدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب ایک تمہارا مسجد میں داخل ہو پس کہے' اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے نکلے پس چاہئے کہ کہے اے اللہ بیشک میں تیرے فضل کا سوالی ہوں۔ (سوال کرتا ہوں)''

غور کریں کتنے پیارے کلمات مساجد میں داخل ہونے اور مساجد سے نکلنے کے وقت نبی رحمت ﷺ نے اپنی امت کو سکھائے ہیں۔ یعنی جب بھی مومن مسجد میں داخل ہوتا ہے' تو تب اپنے رب سے اس کی رحمت کا طلبگار ہوتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ سے نماز کی حالت میں سرگوشی کرتا ہوا فارغ ہو کر اپنے گھر یا کاروبار کی طرف جاتا ہے اور مسجد سے نکلتا ہے' تو تب بھی اپنے مالک حقیقی سے اس کے فضل کا سوالی ہوتا ہے اور پاکیزہ التجاؤں کے ساتھ اس کی رضاء و رحمت کی تمنا کرتا ہے کہ شان کریمی اپنے اس ملاقاتی کو فضل، رحمت کے عطایا' ہدایا کے ساتھ رخصت کرے۔

مسجد میں آنے کے بعد تحیۃ المسجد کی دو رکعت پڑھنا

مسجد میں آنے کے بعد اکثر لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ آنے کے بعد وقت ہوتا ہے اور بغیر دو رکعت پڑھے بیٹھ جاتے ہیں۔ ہمارے برصغیر پاک و ہند میں تو یہ اکثر بیماری ہے اور مسجدوں کے احترام و مقام کا خیال نہیں ہے۔ خاص کر مذہبی تعصب نے تو سنت نبوی سے ہم مسلمانوں کو اتنا دور کر دیا ہے کہ سنت کی اہمیت ہی نہیں رہی اور اگر لوگوں کو بتایا بھی جائے تو ان کے نزدیک ایک نئی چیز ہوتی ہے اور وہ اس پر

تعجب کرتے ہیں کہ یہ سنت ہے اور کچھ علماء دین ان باتوں سے غافل ہیں اوران کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ آج کل تو جو بڑے دعوے دار کہ ہم سنت پر عمل کرنے والے ہیں' ان کا بھی یہ حال ہے کہ وہ بھی ان سنتوں کی طرف توجہ نہیں دیتے اور ان کی مساجد میں بھی ایسا ہی حال ہے کہ احیاء سنت کا اہتمام کیا جائے تو لوگوں کو ایک عجیب سی بات معلوم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔ مساجد کی شان اور ادب واحترام کیلئے یہ ضروری ہے کہ جب بھی مسجد میں داخل ہوں' تو اگر وقت ہے تو دو رکعت نماز ادا کر کے بیٹھیں' یہ ہیں دو رکعت تحیۃ المسجد اور نبی رحمت ﷺ نے تو ان کو حکماً پڑھنے کا ارشاد فرمایا ''جب بھی تم مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے' یہاں تک کہ دو رکعت نماز ادا نہ کرے' کتنی تاکید فرمائی یہ امر وجوب پر دلالت کرتا ہے۔ اس لئے ہی بعض علماء فقہیہ کے نزدیک تحیۃ المسجد واجب ہے۔

﴿عن ابی قتادہ ؓ ان رسول اللہ ﷺ قال اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس﴾ (رواہ متفق علیہ)

''حضرت ابوقتادہ ؓ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس وقت ایک تمہارا مسجد میں داخل ہو' چاہیے کہ دو رکعتیں پڑھے اس سے پہلے کہ وہ مسجد میں بیٹھے۔'' (مسلم وبخاری)

محترم قارئین! میں نے بڑے اختصار کے ساتھ مساجد کے فضائل وآداب آپ کی خدمت میں اللہ کی توفیق سے قرآن وحدیث کی روشنی میں پیش کیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے' تاکہ مردہ سنتیں زندہ ہو سکیں اور ہم سب کو مسجدوں کے آداب و احترام اور ان کی آبادی ورونق اور ان کی صفائی اور ان کے اندر خوشبو کا اہتمام کرنے اور دیگر ضروری مصارف مسجد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطاء فرمائے اور جن باتوں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے منع کیا ہے' جن سے مساجد کا تقدس پامال ہوتا ہے' ان سے اجتناب کرنے کی توفیق دے اور ہم سب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے گھروں کی رونق اور آبادی کیلئے اپنی پانچ وقت کی نمازوں کو باجماعت ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین یارب العالمین۔

مساجد میں قرآن وحدیث کے درس کا بندوبست کریں۔ مسنون نماز پڑھانے والے ائمہ کا تقرر واہتمام کریں۔ یاد رکھیں جس مسجد میں کوئی عالم ربانی خالص قرآن وحدیث بیان کرتا ہے اور جہاں کتاب وسنت کا چشمہ ہدایت پھوٹ رہا ہو' توحید کی آبشاریں بہتی ہوں' اخلاق رسول ﷺ کی نسیم عنبر فشاں ہو تو وہاں پر ہم کو پوری کوشش سے اپنے کاروبار کو چھوڑ کر وہاں جانا چاہئے' کیونکہ یہ ہی اصل دین محمدی اور میراث محمدی ﷺ کے مراکز تھے اور ہیں۔ آج تو ایسے احمقوں کی دنیا میں بسنے والے ناعاقبت اندیش حکمران ہم مسلمانوں پر مسلط ہیں' جو مساجد کو اپنی مرضی سے استعمال کرنے کے درپے ہیں۔ بلکہ ان کا اگر بس چلے تو وہ ان مراکز اسلام کو تالے ہی لگا دیں اور یہاں سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نام تک بلند نہ ہونے دیں اور ہمارے مسلمانوں کی حالت تو اس سے بھی ابتر ہوتی جا رہی ہے۔ جن کو اپنے کاروبار اور دنیاوی معاملات سے ہی فرصت نہیں ملتی اور وہ ان باتوں کی طرف التفات تک نہیں کرتے۔ آج اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہمارے علماء حق اپنے اختلافات کو بھلا کر مسلمانوں کی اصلاح احوال اور احیاء السنّت پر توجہ دیں' تاکہ لوگوں کو مساجد کے مقام ومرتبہ اور ارکان اسلام کی اہمیت کا احساس دلایا جا سکے' جس طرح کہ حضرت ابوہریرہ ؓ بازار میں جا کر مسلمانوں کی توجہ اس طرف مبذول کرایا کرتے تھے۔

حیات صحابہ کے درخشاں پہلو کا ایک اقتباس پیش خدمت ہے ذرا غور سے اس کو پڑھنا' اللہ تعالیٰ ہم کو بھی احساس دین کی روشنی سے منور کرے۔ آمین۔

جس طرح ابوہریرہ ؓ کو خود علم سے والہانہ محبت تھی' اس طرح وہ اپنے ساتھیوں کے دلوں میں بھی علم کی جوت جگانا چاہتے تھے۔ ایک دن وہ مدینہ طیبہ کے ایک بازار سے گذر رہے تھے' لوگوں کو دنیاوی کاموں میں منہمک دیکھ کر غمزدہ ہو گئے۔ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے باآواز بلند کہا ''اے باشندگان مدینہ تم محروم و بے کس رہ گئے۔''

لوگوں نے بیک زبان ہو کر کہا ابوہریرہ تم نے ہماری کونسی محرومی و بے کسی دیکھی۔ ابوہریرہ ؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کی میراث تقسیم کی جاری ہے اور تم یہاں ہو بھلا تم وہاں جا کر اپنا حصہ کیوں نہیں لیتے۔

لوگوں نے پوچھا میراث کہاں تقسیم ہو رہی ہے؟ آپ نے فرمایا مسجد میں۔

وہ جلدی سے مسجد گئے حضرت ابوہریرہ لوگوں کے واپس آنے تک وہیں کھڑے رہے' جب لوگوں نے انہیں دیکھا تو کہنے لگے ابوہریرہ ہم مسجد میں گئے ہم نے تو وہاں کوئی چیز تقسیم ہوتی نہیں دیکھی۔ آپ نے دریافت کیا کیا تم لوگوں نے مسجد میں کسی کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ ہم نے دیکھا کہ کچھ لوگ نماز پڑھ رہے تھے' کچھ لوگ قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے اور کچھ لوگ حلال و حرام کے بارے میں تبادلہ خیال کر رہے تھے۔

حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا بڑے افسوس کی بات ہے یہی تو حضرت نبی رحمت محمد ﷺ کی میراث ہے۔

غور کیا جائے تو آج مسلمان بھی اس میراث محمد ﷺ سے محروم ہیں اور افسوس بلکہ صد افسوس ہے کہ اس پر ہمیں کبھی خیال تک نہیں آیا' کہ کتنے بڑے خسارہ میں ہیں ہم اور کتنی بڑی محرومی کا شکار ہو رہے ہیں۔ جس کا شاید ہی ہم کو کبھی احساس ہو' بلکہ ہم نے تو اس قیامت کے دن کی سختیوں کو بھی کبھی یاد نہیں رکھا' جس پر ہمارا ایمان بھی ہے اور اس دن کے خسارہ کا احساس نہیں اور اس کی سزا وجزا کی بھی پرواہ نہیں' لیکن یہ تو اس دن احساس ہوگا اور پھر حسرت سے افسوس کریں گے' جس دن یہ افسوس کسی کام کا نہیں ہوگا۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس دن کے آنے سے پہلے پہلے اپنی حالت بدلنے کی توفیق دے یہ جو میراث محمدی ﷺ ہے اس کی طرف توجہ دینے کی توفیق دے۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
اور کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

....

مسجد تو بنا لی شب بھر میں ایمان کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں سے نمازی بن نہ سکا

وما علینا الا البلاغ وصلی اللہ علی اشرف الانبیاء